Q. No. 2 (i) صاحبین کسے کہتے ہیں؟ سوال نمبر 2 (i)

جواب:۔

امام ابو حنیفہؒ کے آخری دو شاگردوں کو صاحبین کہتے ہیں جن کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کو فقہی اصلاحات میں بہت مقام ہوئی۔

یعنی (1) امام احمدؒ (2)۔ (ابو یوسف فقی)

Q. No. 2 (ii) خدمت خلق کی کوئی دو صورتیں لکھیں۔ سوال نمبر 2 (ii)

جواب:۔ خدمت خلق کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

(1)۔ **رفاہی عامہ:۔** خدمت خلق کی ایک صورت یعنی پانی کے نل یا کنوئیں وغیرہ لگانا یا ۔ دار درخت لگانا تاکہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

(2)۔ **ہسپتال کی تعمیر:۔** کسی ہسپتال کی تعمیر کروانا اور غریبوں کا فری علاج کرنا۔

Q. No. 2 (iii) تقویٰ کے کوئی سے دو ثمرات۔ سوال نمبر 2 (iii)

جواب:۔ تقویٰ کے دو فوائد درج ذیل ہیں۔

(1)۔ **قربِ الٰہی:۔** تقویٰ والا شخص اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔ "ایمان کا بہترین درجہ تقویٰ ہے۔" اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(2)۔ **خوفِ خدا:۔** تقویٰ سے انسان کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

Q. No. 2 (iv) بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ سوال نمبر 2 (iv)

جواب:۔ بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کے ساتھ بہت زیادہ بدسلوکی کی۔ وہ انبیاء کرام ؑ کے ساتھ مزاق کرتے تھے اور قہقہے لگا کر ہنستے تھے اور انبیاء کرام ؑ کی ہر بات کو مزاق میں ٹال دیتے تھے اور بدسلوکی کرتے تھے۔

Q. No. 2 (v) پچھلی قوموں (امتوں) کی تباہی کا کیا سبب تھا؟ سوال نمبر 2 (v)

جواب:۔ پچھلی قوموں (امتوں) کی تباہی کا سبب ان کے اپنے اعمال تھے۔ ان کی ہدایت کے لیے اللہ نے جو انبیاء ان کی طرف مبعوث فرمائے انھوں نے ان کی بات نہ مانی اور اپنی ہٹ دھرمی کے باعث تباہ ہو گئے۔

Q. No. 2 (vi) اسلامی معاشرے کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ سوال نمبر 2 (vi)

جواب:۔ اسلامی معاشرے کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(i) ۔ اسلامی معاشرہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔

(ii) ۔ اسلامی معاشرے کو دنیا میں برتری حاصل ہے۔

Q. No. 2 (vii) سوال نمبر 2 (vii) قرآن میں ہمسائے کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

جواب:۔ قرآن میں ہمسائے کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔

(1)۔ ایک ہمسایہ وہ جو رشتہ دار بھی ہو اور پڑوسی بھی۔ (2) ایک رشتہ دار ہو لیکن پڑوسی نہ ہو۔ (3)۔ ایک ہمسایہ وہ جو پڑوسی ہو لیکن رشتہ دار نہ ہو۔

Q. No. 2 (viii) سوال نمبر 2 (viii) جہاد میں کامیابی کی دو شرائط:۔

جواب:۔

(1) خالص نیت:۔ جہاد میں کامیابی حاصل کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ جہاد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے۔

(2) ذاتی فائدے سے پاک:۔ جہاد ذاتی فائدے سے پاک ہونا چاہیے۔

Q. No. 2 (ix) سوال نمبر 2 (ix) ہاروت و ماروت کون تھے؟

جواب:۔

ہاروت اور ماروت دو فرشتے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بابل میں لوگوں کو جادو سکھانے بھیجا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور لوگوں کو آگاہ کرتے تھے کہ ہم لوگ صرف امتحان کے لیے آزمائش ہیں لیکن وہ ہم بھی جادو سیکھتے تھے

Q. No. 2 (x) سوال نمبر 2 (x) مبلغ کے دو اوصاف بیان کریں۔

جواب:۔ مبلغ کے دو اوصاف درج ذیل ہیں۔

(i)۔ خوش اخلاقی:۔ مبلغ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے۔

(ii) مبادت:۔ مبلغ کو لوگوں کو دینِ تبلیغ کی طرف راغب کرنے کی عبادت کرنی چاہیے۔

.....

Q. No. 2 (xi) سوال نمبر 2 (xi) اہل ایمان کو آنحضورؐ کو مخاطب کرتے ہیں "راعنا" کی بجائے "انظرنا" کہنے کی کیوں ہدایت کی گئی۔

جواب:۔ اہل ایمان کو آنحضورؐ کو مخاطب کرنے میں "راعنا" کہنے کی بجائے "انظرنا" کہنے کی ہدایت کی گئی کیونکہ "راعنا" کا مطلب ہے (ہماری رعایت کریں) جبکہ "انظرنا" کا مطلب (ہماری طرف توجہ کرنا ہے)۔

.....

Q. No. 2 (xii) سوال نمبر 2 (xii) تہلیل و تحمید کسے کہتے ہیں۔

جواب:۔

تہلیل:۔ تہلیل سے مراد (لا الٰہ الا اللہ) ہے۔ اسے تہلیل کہتے ہیں۔

تحمید:۔ تحمید سے مراد (الحمد للہ) ہے اسے تحمید کہتے ہیں۔

.....

Q. No. 2 (xiii) رشتہ داروں کے دو حقوق بیان کریں۔ سوال نمبر 2 (xiii)

جواب:۔ رشتہ داروں کے دو حقوق درج ذیل ہیں۔

(1) مالی امداد:۔ اگر رشتہ دار غریب ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی اپنی استطاعت کے مطابق مدد کریں۔

(2) تیمارداری:۔ اگر رشتہ دار بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری کی جائے۔

Q. No. 2 (xiv) نیکی اور بدی کی حدیث میں پہچان:۔ سوال نمبر 2 (xiv)

جواب:۔ نیکی اور بدی کی حدیث کے مطابق پہچان درج ذیل ہے۔

نیکی:۔ آپؐ نے فرمایا۔ نیکی وہ جس سے تیرا جی دل مطمئن ہو۔

بدی:۔ آپؐ نے فرمایا۔ بدی وہ تیرے سینے میں کھٹکے اور جی میں اٹکے اور تو لوگوں کو اس کے باخبر ہونے سے ڈرے۔

(حصہ دوم) 0301811

Q. No. 2 (xix) حدیث کے مطابق زید کسے کہتے ہیں۔ سوال نمبر 2 (xix)

جواب:۔

حدیث مبارکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھے چاہے گا اور جو کچھ دنیا والے لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو گا لوگ تجھے چاہیں گے اسے زید کہتے ہیں۔

Q. No. 2 (xv) صحاحِ ستہ میں کون سی کتابیں آتی ہیں۔ سوال نمبر 2 (xv)

جواب:۔ صحاحِ ستہ میں درج ذیل کتابیں آتی ہیں۔

(1)۔ صحیح مسلم (4)۔ سنن ابی داؤد

(2)۔ صحیح بخاری (5)۔ سنن ابی ماجہ

(3)۔ جامع ترمذی (6) سنن نسائی۔

Q. No. 2 (xvi) عید نبویؐ میں کا بتین وحی قرآن کو سوال نمبر 2 (xvi)

ن چیزوں پر کھلتے تھے۔

جواب:۔ عید نبویؐ میں کا بتینِ وحی قرآن کو درج ذیل چیزوں پر لکھتے تھے۔ (1)۔ اونٹ کے شانے کی ہڈی پر۔ (2)۔ پھر پر (3)۔ کھجور کے تنے اور چھال پر۔

Q. No. 2 (xvii) ترجمہ تحریر کریں۔ سوال نمبر 2 (xvii)

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون

ترجمہ:۔

"بے شک ہم ہی نے اُس ذکر قرآن کو نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

Q. No. 2 (xviii) سوال نمبر 2 (xviii) حدیث میں خیالات کی کون سی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

جواب:۔ حدیث میں خیالات کی دو قسمیں درج ذیل ہیں۔

(1) ۔ مثبت خیالات۔

(2) ۔ منفی خیالات۔

.....

Q. No. 2 (xx) سوال نمبر 2 (xx) جدید وسائل تبلیغ کون سے ہیں۔

جواب:۔ جدید وسائلِ تبلیغ درج ذیل ہیں۔

(1) ٹی وی چینل:۔ آج کل جدید دور میں مبلغ ٹی وی چینلز کے ذریعے تبلیغ کے کام کو بڑھا رہے ہیں۔

(2) انٹرنیٹ:۔ مبلغ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی مدد سے تبلیغ کے کام کو بڑھا رہے ہیں۔

.....

Q. No. 3 (i) سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ (i) 3 سوال نمبر

درج بالا آیت کا بامحاورہ ترجمہ۔

ترجمہ:۔ اب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس نے ان کے قبلے سے موڑ دیا جس پر وہ تھے۔

Q. No. 3 (ii) "اَلسُّفَهَاءُ" کسے کہتے ہیں۔ (ii) 3 سوال نمبر

جواب:۔

"اَلسُّفَهَاءُ" بے وقوف لوگوں کو کہتے ہیں۔ جو اللہ کے احکام پر سوال اٹھاتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔

Q. No. 3 (iii) کس قبلے سے منہ موڑنے کی اس آیت میں بات ہو رہی ہے۔ (iii) 3 سوال نمبر

جواب:۔ اس آیت میں مسلمانوں کے پہلے قبلے "بیت المقدس" سے منہ موڑنے کی بات ہو رہی ہے۔

Q. No. 4 (i) (Page 1) وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ ... سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 1)

ترجمہ:-

اور جب البتہ موسیٰ تمہارے پاس آئے کھلی اور واضح نشانیوں کے ساتھ پھر تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ اور اس کے بعد تم ظالموں میں سے ہو گئے۔

تشریح:-

اس درج بالا آیت میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے اعمال کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ انھوں نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور ان کی کھلی نشانیوں سے انکار کیا اور وہ لوگ بچھڑے کی پرستش کرنے لگے اور اس کو معبود بنا لیا اور حق کو چھپایا اور پھر وہ ظالموں میں سے ہو گئے کیونکہ انھوں حق کو چھپایا اور باطل کے پیچھے بھاگے۔

★ بنی اسرائیل:-

بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا اور بنی اسرائیل اولادِ یعقوب میں سے تھی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی خاص اور محبوب قوم تھی۔ اللہ نے ان پر بے حد انعام و اکرام سے نوازا لیکن انھوں نے اس کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان سے انعام لے لیے اور عذاب میں مبتلا کر دیا۔

★ حضرت موسیٰ کی کھلی نشانیاں:-

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کھلی نشانیوں

Q. No.4 (i) (Page 2) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 2)

کے ساتھ بنی اسرائیل کی قوم کی طرف بھیجا کیکن انھوں نے ان تمام نشانیوں کو جھٹلایا مثلاً حضرت موسیٰ کے معجزات بنی ان کے اللہ سے بھائی حضرت ہارون کو مانگنے پر اللہ نے حضرت ہارون عطا کیے وغیرہ۔

★ - بچھڑے کی پرستش :-

بنی اسرائیل نے اللہ کے تمام تر انعام اکرام کو جھٹلایا اور ناشکری کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی بجائے ناشکری کی اور بچھڑے کو معبود بنا لیا اور وہ اس کی پرستش کرنے لگے اس طرح انھوں نے حق کو چھپا کر بچھڑے کی پرستش کر کے اللہ کی نافرمانی کی اور عذاب الٰہی کے دوچار ہوئے۔

Q.No.4 (ii) (Page 1) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 1)

"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" "فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا" "وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"

ترجمہ :-

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی اللہ کے گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو طوعاً کرے وہ بہتر ہے بے شک اللہ قدردان اور بڑا علیم اور مہربان ہے۔

تشریح :-

Q. No. 4(ii) (Page 2) سوال نمبر 4 (ii) (بقیہ 2)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یعنی انہیں دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ تو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کوئی حرج نہیں اس بات کی اور جو کوئی دونوں کرے تو بھی بہتر ہے کیونکہ اللہ قدردان اور علیم ہے۔

★ شعائر اللہ:-

شعائر اللہ سے مراد "اللہ کی نشانیاں ہیں" ایسی ایسے مقام اور جگہ جس کو دیکھ کر اللہ کی یاد آئے اسے شعائر اللہ کہتے ہیں یعنی اللہ کی نشانیاں۔

★ صفا و مروہ:-

صفا اور مروہ شعائر اللہ میں انہیں دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ حضرت ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل کو مکہ میں چھوڑ دیں اسطرح انہوں نے چھوڑ دیا اور پھر مکہ میں پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پر سات چکر لگاتے ہوئے سعی کرتے ہیں اور آج بھی حج پر لگائے جاتے ہیں۔ اسطرح یہ شعائر اللہ ہیں۔

★ حج و عمرہ:-

جو کوئی استطاعت رکھتا ہو وہ اپنی استطاعت کے مطابق عمرہ یا حج کر سکتا ہے اور جو کوئی دونوں کی استطاعت رکھتا ہو وہ دونوں کر سکتا ہے۔

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i)

قُلْ دِیْ فِی الْاِسْلَامِ " " "

ترجمہ:-

میں نے کہا آپ اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائیں کہ جو میں کسی دوسرے سے نہ پوچھوں آپ نے فرمایا۔ "کہو کہ میں ایمان لایا اللہ پر اور پھر اس پر ثابت قدم رہ"۔

Q. No. 5 (ii) " " " " " ان اللہ تعالیٰ فرض (ii) سوال نمبر 5

ترجمہ:- بے شک اللہ نے کچھ فرائض لازم ٹھہرائے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر کیں ہیں ان سے نہ بڑھو اور کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کی حرمت مٹ لوڈو اور کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی بھول جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ تم پر رحم کرتے ہوئے پس ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔

Q. No. 6(i) (Page 1) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 1)

اولاد کے فرائض

اسلام نے ہر ایک کو اُس کے فرائض اور حقوق کے بارے میں مطلع کر دیا ہے اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام نے ہر شعبے میں انسانوں کی امداد کی اور رہنمائی کی۔ تاکہ اُن کو صحیح طور پر پورا کیا جا سکے۔ اسی طرح اسلام نے اولاد کے فرائض کو بھی خوبی بیان کیا ہے۔ کچھ فرائض درج ذیل ہیں۔ جو اولاد کے فرائض ہوتے ہیں وہ والدین کے حقوق ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

★ حسن سلوک:-

اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرے اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کرے اُن کے ساتھ نرمی سے پیش آئے کیونکہ اُنھوں نے بھی بچپن میں اُن کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہوتے ہیں۔ حدیث نبوی ہے کہ:- ترجمہ:- تمھارے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق تمھاری ماں ہے۔

حدیث کے مطابق والدین حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں۔

★ اُف کی ممانعت:-

قرآن پاک میں اولاد کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ اُف تک نہ کریں اُف کا مطلب صرف اُف لفظ نہیں بلکہ ماتھے پر اُن کی وجہ سے بل لانا بھی اُف کے زمرے میں آتا ہے اس کی قرآن پاک میں مذمت کی گئی ہے۔

Q. No. 6 (i) (Page 2) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

★ ادب و احترام:-

والدین کا ادب و احترام کرنا اولاد کا فرض ہے۔ اولاد کا فرض ہے کہ اپنے والدین کو اُن کے نام سے نا پکاریں جب وہ کمرے میں داخل ہوں تو ان کے ادب میں کھڑے ہو جانا چاہیے اور سلام کرنا چاہیے۔ اور ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے۔

★ دعائے مغفرت:-

اولاد کا فرض ہے کہ جب اُن کے والدین اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اس دارِ فانی سے تو وہ اُن کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ اور یہ دعا پڑھتے ہیں۔ ترجمہ:- اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پرورش فرمایا۔

Q. No. 6 (ii) (Page 1) سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

حدیث کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق:-

جواب:-

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس نے ہر مسلمان کو اس کی حدود و سرحدیں اور فرض و نفل کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے کہ تاکہ ہر کوئی اپنے حقوق و فرائض کو ادا کر سکے۔ اسی طرح اللہ نے قرآنِ پاک میں ہمسایوں کے حقوق بھی واضح کر دیے ہیں۔ جو ہمسایوں کے حقوق ہیں وہ ہمارے فرائض ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

★ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ:-

Q. No.6(ii)(Page 2) سوال نمبر 6(ii)(صفحہ 2)

آپ ﷺ نے بھی لوگوں کو بار بار ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا۔

ترجمہ:۔ "مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو بھی جائیداد اور میراث کا حصہ دار نہ بنا دے۔"

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس قدر ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ کہ اللہ کے نبی کو ڈر تھا کہ اللہ انہیں میراث کا بھی حصہ دار نہ بنا دے۔

★ **مالی امداد:۔**

ہمسایہ فرض ہے اور ہمسایوں کا حق ہے کہ جب وہ مشکل میں ہوں تو اپنی استطاعت کے مطابق یا استطاعت سے بڑھ کر ان کی مدد کی جائے جیسے مالی امداد ہو یا کوئی اور دوسرے کی امداد ہو۔ ہمیں اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

★ **تیمارداری:۔**

ہمسایوں کا حق ہے کہ جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کی جائے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "(اے ابن آدم جب میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ فرمائے گا اے میرے رب تمام جہانوں کے رب تو تو تمام بیماروں سے پاک ہے تو اللہ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا)"۔

★ **خوشی یا غم میں شرکت:۔**

ہمسایوں کی خوشی اور غم میں ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ ان کے غم اور خوشی میں شریک ہونا چاہیے اور مل جل کر رہنا چاہیے۔

Q.No.7 سوال نمبر 7

(B) فقہ حنفی کی خصوصیات

فقہ حنفی سے مُراد "حضرت امام ابو حنیفہ کا دور ہے۔" اس دور کی بے شمار خصوصیات تھیں، جو کہ قابلِ بیان ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ بے حد قابل اور ذہین تھے اس لیے انھوں نے بے شمار اُمور سر انجام دیے جو کہ درج ذیل میں فقہ حنفی کی خصوصیات کے نام سے بیان ہیں۔

★ **احادیث کی ترجمانی:۔**

فقہ حنفی میں احادیث کی بے حد ترجمانی ہوئی۔ آپ نے بے حد احادیث روایت کی ہیں۔

★ **اہل الرائے:۔**

اس فقہ کے ماننے والوں کو "اہل الرائے" جبکہ فقہ مالکی کو ماننے والے لوگوں کو "اہل الحدیث" کہا جاتا تھا۔

★ **تصانیف:۔**

آپ نے بے حد تصانیف لکھیں۔ تقریباً کئی سو ہزار جن میں سے ایک ایسی تصنیف جو فقہ حنفی کی ایک اہم حمایت ہے وہ کتاب الآثار ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بے حد تصانیف لکھیں۔

★ **حق گوئی:۔**

اس فقہ حنفی میں حق گوئی کو تقویت ملی حضرت امام ابو حنیفہ کو اُن کی حق گوئی کی وجہ سے جیل میں بھی ڈالا گیا لیکن وہ ثابت قدم رہے اور فیصلے میں کی وجہ سے